50

REGD. NO. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ خطبہ نمبر ۲
فی پرچہ دس پیسے
۱۹ شعبان ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۲/۱۷ | ۱۶ صلح ۱۳۴۲ ہش | ۱۶ جنوری ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۵ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۵ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"کل شام کو کچھ دل کی تکلیف ہو گئی تھی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے"۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

ربوہ ۱۵ جنوری۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مخالفتِ نفس بھی عبادت ہے۔ ثواب نفس کی مخالفت تک ہی محدود ہوتا ہے

جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو عبادات محبوباتِ نفس میں شامل ہو جاتی ہیں

"مخالفتِ نفس بھی ایک عبادت ہے۔ انسان سویا ہوا ہوتا ہے جی چاہتا ہے کہ اور سو لے مگر وہ مخالفتِ نفس کر کے مسجد چلا جاتا ہے تو اس مخالفت کا بھی ایک ثواب ہے اور ثواب نفس کی مخالفت تک ہی محدود ہوتا ہے۔ ورنہ جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو پھر ثواب نہیں۔ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب آدمی عارف ہو جاتا ہے تو اس کی عادت کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے کیونکہ جب نفس مطمئنہ ہو گیا تو ثواب کیسے رہا؛ نفس کی مخالفت کرنے سے ثواب تھا وہ اب رہی نہیں۔

قرآن شریف میں ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (پ ۲۷) یعنی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور اس کا درجہ ثواب کا نہ رہا تو یہ بات بے صبری سے نہیں ملتی۔ انسان کو یہاں تک صبر کرنا چاہیئے کہ اس کا دل یقین کر لے کہ میرے جیسا کوئی صابر نہیں۔ آخر خدا تعالیٰ مہربان ہو کر دروازہ کھول دیتا ہے اسی طرح ایک اور بزرگ کا قول ہے کہ جب انسان عارف ہو جاتا ہے تو تمام عبادتیں ساقط ہو جاتی ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ عبادات ترک کر دیتا ہے بلکہ یہ معنے ہیں کہ..... عبادات کی بجا آوری میں اسے جو تکلیف ہوتی تھی وہ ساقط ہو جاتی ہے۔ اب عبادات محبوباتِ نفس میں شامل ہو گئیں۔ جیسے کھانا پینا وغیرہ اس کی محبوباتِ نفس تھیں ایسا ہی نماز روزہ ہو گیا۔ خدا تعالیٰ جیسا وفادار اور کوئی نہیں۔ دوستی اور اخلاص کا حق جیسے وہ ادا کر سکتا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ انسان بڑے جوش والا ہے وہ صبر سے حقوق ادا نہیں کر سکتا۔ جلدی بے صبر نہیں ہونا چاہیئے"۔

(ملفوظات جلد چہارم ص ۲۴۶)

برائے توجہ قائدین خدام الاحمدیہ

جلسہ سالانہ کی ہمہ گیر مصروفیات کے بعد دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حسب سابق باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔ جملہ قائدین مجالس و اضلاع و علاقہ سے درخواست ہے کہ براہ کرم مجالس کی ماہانہ رپورٹ باقاعدہ اور معین اعداد و شمار کے ساتھ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک مرکز میں بھجوانے کی نگرانی کریں امید ہے کہ مجالس ماہانہ رپورٹ کی اہمیت کو سمجھتی ہوں گی اور اس کے بروقت مرکز میں بھجوانے میں غفلت نہیں ہونے دیں گی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انعامی تقریری مقابلہ مورخہ ۲۵ جنوری بروز جمعہ جامعہ احمدیہ کے ہال میں ایک انعامی تقریری مقابلہ منعقد ہو گا۔ مقررین حضرات زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مقابلہ میں حصہ لیں وقت ۱۰ منٹ تک ہو گا۔ عناوین یہ ہیں:۔ (۱) احمدیت کا مستقبل (۲) سیرت نبوی کا ایک پہلو (۳) حضرت فضل عمر کے کارہائے نمایاں (۴) تربیت اولاد کی اہمیت (سیکرٹری بزم حسن بیان)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

مبلغینِ اسلام ۔ علمائے جماعت اور طلباء سے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم خطاب

ہمیں ایسے مبلغین کی ضرورت ہے جو موجودہ زمانہ کے مسائل اور ضروریات پر گہری نظر رکھنے والے ہوں

(قسط نمبر ۲)

۴ر مئی ۱۹۵۰ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مبلغینِ سلسلہ اور بعض غیر ملکی طلباء کے اجتماع میں جو تقریر فرمائی تھی اس کی پہلی قسط الفضل ۹ر جنوری ۶۳ء میں شائع ہو چکی ہے

تقریر کا بقیہ حصہ اب افادہ احباب کے لئے پیش کیا جاتا ہے

فرمایا:۔

اس وقت

ہمارے مشن

قریباً ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور یہ امر جہاں ہماری عظمت کا موجب ہے وہاں ایک رنگ میں ہمارے لئے خطرہ کا موجب بھی بن رہا ہے کیونکہ ہمارا مرکز کمزور ہے اور بیرونی ممالک میں جماعتیں ترقی کر رہی ہیں اگر مرکز میں ہماری تعداد زیادہ ہوتی اور ہمارے اندر اتنی طاقت ہوتی کہ ہم بیرونی ممالک کے بوجھ کو برداشت کر سکتے تو یہ ترقی یقیناً ہماری عظمت کا موجب ہوتی مگر اس وقت حالت یہ ہے کہ مرکز طاقتور نہیں اور ہر جگہ کے لوگ چلا رہے ہیں کہ مرکز ہماری مدد کرے پس بجائے اس کے کہ یہ وسعت ہماری طاقت کا موجب ہوتی وہ ہماری کمزوری کا موجب بن رہی ہے۔ ہٹلر نے اپنے ابتدائی زمانہ میں ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام میری "جدوجہد" تھا اس کتاب میں اس نے یہ بحث کی ہے کہ

عمارت کی اونچائی کا انحصار

اس کی اس بنیاد پر ہوتا ہے اگر بنیاد چوڑی اور مضبوط ہو تو اوپر کے حصہ کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ لیکن اگر بنیاد چھوٹی یا کمزور ہوگی تو وہ عمارت ہر وقت خطرہ میں گھری رہے گی اور پھر وہ زیادہ اونچی بھی نہیں جا سکیگی۔ اس اصول کے ماتحت اس نے لکھا کہ جرمن قوم کی ترقی کیلئے بھی ضروری ہے کہ اس کی بیس مضبوط ہو پھر وہ جتنا پھیلیگی اتنی ہی مضبوط ہوگی لیکن اگر بیس مضبوط نہیں ہوگی تو اس کا پھیلاؤ اس کے تنزل کا موجب بن جائے گا۔ یہ ایک دنیوی مثال ہے مگر الٰہی سلسلے بھی اس قانون سے مستثنیٰ نہیں اس

اس وقت حالت یہ ہے

کہ بیرونی جماعتوں کو ہم پوری طرح سنبھال نہیں سکتے۔ ہمارے آفس ان کی پوری طرح نگرانی نہیں کر سکتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے نظم میں فرق آجاتا ہے اور بعض دفعہ ان کی طرف سے احکام کی پوری فرمانبرداری نہیں ہوتی یا فرمانبرداری تو ہوتی ہے مگر ناقص ہوتی ہے اس طرح بعض دفعہ ترقی کے مواقع نکلتے ہیں تو ہم ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے مثلاً کسی جگہ سو یا پچاس مبلغوں کی ضرورت ہوتی ہے مگر ہم بھجوا نہیں سکتے یا مبلغ تو ہوتا ہے مگر لٹریچر کی اشاعت اور سفروں وغیرہ کے لئے اس کے پاس روپیہ نہیں ہوتا۔ مثلاً امریکہ میں ہی اگر ہم دس مبلغ رکھیں تو چونکہ وہ بہت مہنگا ملک ہے۔ ان کے آنے جانے کے اخراجات۔ وہاں کی رہائش کے اخراجات اور سفروں اور لٹریچر وغیرہ کے لئے ہی دو لاکھ روپیہ سالانہ کی ضرورت ہے۔ مگر ہمارے پاس اتنا روپیہ نہیں اور اگر ہم اتنا روپیہ صرف ایک مشن کو دے دیں تو باقی سب کام بند ہو جائیں۔ یا فرض کرو کسی غیر ملک میں ہم دینیات کا سکول نہیں کھول سکتے تو کم از کم ہمارے پاس اتنا روپیہ تو ہونا چاہیئے کہ ہم وہاں سے لوگوں کو بلا کر تعلیم دے سکیں اور اگر ہم ایسا نہیں کر سکتے تو لازماً ہماری ترقی میں نقص واقع ہو جائیگا غرض

ہمارے مشنوں کی وسعت

ہمارے لئے ایک رنگ میں کمزوری کا موجب بن رہی ہے اس کمزوری کو دور کرنے کا طریق یہ ہے کہ پاکستان اور ہندوستان میں جماعت کو بڑھایا جائے اور تبلیغ کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ کی جائے اور ایسے مبلغین پیدا کئے جائیں جو موجودہ ضرورتوں کو سمجھنے والے اور نئے زاویوں اور نئے نقطۂ نگاہ سے موجودہ مسائل پر گہری نظر رکھنے والے ہوں۔

اب زمانہ بدل چکا ہے

خیالات تبدیل ہو چکے ہیں۔ نئی پود نئے زاویۂ نگاہ سے دیکھنے کی عادی ہے وہ نئے انداز اور نئے پہلوؤں سے مسائل پر غور و فکر کرتی ہے مگر ہمارے بعض علماء ابھی تک قرونِ بیغمبرؑ کی گردابوں میں ہی پھنسے ہوئے ہیں اور وہ مسائل جن کو آج دنیا سننے کے لئے بھی تیار نہیں اُنہی کو بار بار پیش کرنے کے عادی ہیں۔ ہمارے علماء اٹھیں گے اور وفاتِ مسیحؑ کا مسئلہ پیش کر دیں گے حالانکہ اُن کا مخاطب بعض دفعہ ایسا شخص ہوتا ہے جو مسیحؑ کو نبی بھی نہیں مانتا۔ ہمارا مبلغ کہتا ہے عیسےٰؑ مر گیا اور وہ کہتا ہے کہ میں تو اُسے نبی بھی نہیں مانتا تم مجھے کیا کہہ رہے ہو۔ وہ حیران ہوتا ہے کہ میں کیا پوچھتا ہوں اور یہ کیا کہتا ہے۔ وہ سوال کرتا ہے کہ تم نے میری مادی ترقی کے لئے کیا کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ میں ویسا ہی معزز بن جاؤں جیسے ایک امریکن معزز ہے یا ایک فرانسیسی معزز ہے اور یہ میری امنگیں ہیں تم مجھے بتاؤ کہ تم نے مجھے ایک امریکن یا ایک انگریز جیسا معزز اور طاقتور بنانے کے لئے کیا کیا ہے جب تک ہم اس کے اس زاویۂ نگاہ کو غلط ثابت نہ کر دیں۔ جب تک ہم

اس کے خیالات کی رَو

کو اور طرف نہ پھیر دیں اُس وقت تک ہمارا صرف وفاتِ مسیحؑ اور ختمِ نبوت کی بحثیں کرنا بالکل فضول ہے لیکن اگر ہمارا عالم ان باتوں کو جانتا ہی نہیں تو وہ ان سوالات کو سن کر زیادہ سے زیادہ یہی کہہ دیگا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کیسے بیہودہ خیالات ہیں مگر ان خیالات کی اصلاح اور درستی کے لئے وہ کوئی کوشش کر ہی نہیں سکتا کیونکہ اس نے ان باتوں پر کبھی غور ہی نہیں کیا۔

اسی طرح موجودہ زمانہ میں سب سے زیادہ شور

اقتصادی مشکلات

کی وجہ سے برپا ہے لوگ چاہتے ہیں کہ ان کی بھوک دُور ہو۔ اُن کی غربت دُور ہو۔ اُن کے اقتصادی حالات اچھے ہوں اور وہ بھی دُنیا میں باعزت زندگی بسر کرنے کے قابل ہوں اور چونکہ ان کے کانوں میں بار بار ڈالا جاتا ہے کہ کمیونزم ہی دنیا کی بھوک کا علاج ہے اس لئے وہ بھی کمیونزم کا شکار ہو جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شاید یہی ہمارے دُکھوں کا علاج ہو۔ اس فتنہ کا مقابلہ کرنا اس وقت ہماری جماعت کا اہم ترین فرض ہے۔ کچھ مسلمانوں نے تو یہ کہہ کر چھٹی حاصل کر لی ہے کہ کمیونزم عین اسلام ہے انہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ اسلام زندہ رہتا ہے یا مرتا ہے وہ صرف اپنی جان بچانا چاہتے ہیں اور اپنی جان کے بچاؤ کا طریق انہوں نے یہی سوچ رکھا ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ

کمیونزم اور اسلام

دونوں ایک ہی چیز ہیں گویا ان کی مثال بالکل ویسی ہی ہے جیسے ہندوؤں نے پہلے بدھ مذہب کی شدید مخالفت کی مگر آخر میں انہوں نے کہہ دیا کہ بدھ ہمارا ساتواں اوتار تھا اسی طرح بعض مسلمانوں نے پہلے تو کچھ کمیونزم کا مقابلہ کیا مگر آخر تنگ آ کر کہہ دیا کہ کمیونزم عین اسلام ہے مگر ہم ایسا نہیں کر سکتے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم کمیونزم کو بھی اسلام کے خلاف ثابت کریں اور پھر لوگوں کو یہ بھی بتائیں کہ اسلام دُنیا کی بھوک کا کیا علاج کرتا ہے۔

روٹی کا سوال

اس وقت ساری دُنیا پر چھایا ہُوا ہے اور اس سوال پر تم بھی کئی بار بحثیں کرتے ہو۔ آخر تم کہتے ہو یا نہیں کہ ہمیں کیا

گزارہ ملے گا۔ ہمارے بیوی بچوں کو کیا ملیگا۔ ہم باہر گئے تو ہمیں کتنا روپیہ بھجوایا جائیگا اور ہمارے بیوی بچوں کو کتنا دیا جائے گا۔ یہ سوالات اگر تمہارے دلوں پیدا ہوتے ہیں تو اور لوگ ان پر کیوں بحث نہ کریں مگر ہمارے

علماء کا ایک طبقہ

ان باتوں سے غافل ہے وہ ضرورت ہی نہیں سمجھتا کہ اِس بات پر غور کرے کہ کمیونزم کے خطرہ کا مقابلہ کس طرح کیا جاسکتا ہے اور کس طرح اسلام پر قائم رہتے ہوئے اس کو رد کیا جاسکتا ہے اور لوگ تو یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر کمیونزم ہم میں آبھی تو کیا ہوا ہم خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کو مانتے ہوئے کمیونسٹ ہوجائیں گے۔ مذہب اس میں روک ہی نہیں۔ وہ کبھی خیال ہی نہیں کرتے کہ بعض روئیں لازمی طور پر دوسرے خیالات کو رد کردیتی ہیں اور سٹالن کے پیچھے اسی وقت چل سکتے ہیں جب وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کردیں۔ بے شک وہ کہتے ہیں کہ ہم باخدا کمیونسٹ ہوجائیں گے۔ مگر

سوال یہ ہے

کہ کیا باخدا کمیونسٹ ہوسکتا ہے اگر نہیں ہوسکتا تو وہ ہونگے کس طرح؟ یہ تو ویسی ہی احمقانہ بات ہے جیسے ملکہ فرانس کا قصہ مشہور ہے۔ کہ وہ ایک دفعہ شکار سے واپس آرہی تھی کہ اس نے دیکھا کہ اس کے قلعہ کے پاس ہزاروں ہزار لوگ جمع ہیں اور وہ روٹی روٹی کے نعرے بلند کررہے ہیں۔ اس نے اپنے ماتحت افسران سے پوچھا کہ یہ لوگ کیوں جمع ہیں اور روٹی روٹی کیا نعرہ لگا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یہ لوگ کہتے ہیں ہمیں کھانے کو کچھ نہیں ملتا۔ ہمارے ملک میں قحط پڑا ہوا ہے ہمیں روٹی دی جائے۔ تاکہ ہمارا پیٹ بھرے۔ اس پر وہ بے ساختہ کہنے لگی یہ لوگ بڑے بے وقوف ہیں۔ اگر بھوکے ہیں تو کیک کیوں نہیں کھا لیتے۔ چونکہ اس کے اپنے گھر میں

ہر چیز کی فراوانی تھی

وہ یہ سمجھتی تھی کہ اتنی چیزیں تو ہر شخص کے گھر میں موجود ہونگی۔ یہی احمقانہ حالت بعض مسلمانوں کی ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم باخدا کمیونسٹ ہوجائیں گے۔ وہ احمق اتنا بھی نہیں جانتے کہ بعض افکار میں خدا تعالیٰ کا خیال پنپ سکتا ہے اور بعض میں نہیں پنپ سکتا۔ جیسے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم پتھر پر گندم بونا چاہو تو نہیں بو سکتے۔

پس یہ کہنا کہ ہم متضاد افکار کو جمع کرلیں گے یہ بالکل غلط ہے

یہ چیزیں ہیں

جو اسلام کی کامیابی کے راستہ میں زیادہ سے زیادہ روکیں پیدا کررہی ہیں۔ یورپ کا آدمی اپنے ہتھیار پھینک کر اس کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ امریکہ اپنی جگہ بدل کر کمیونزم کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ انگلینڈ اپنی جگہ بدل کر کمیونزم کا مقابلہ کرسکتا ہے۔ کیونکہ ان کی جگہ معین نہیں۔ لیکن ایک مسلمان ایسا نہیں کرسکتا کیونکہ اس کی جگہ معین ہے اور اسلام نے اس کے لئے ایک حد مقرر کردی ہے۔ جس سے وہ ذرا بھی ادھر اُدھر نہیں ہوسکتا۔ ایک انگریز یا ایک امریکن کمیونزم کے دباؤ کے ماتحت اپنی جگہ سے کتنا بھی ہل جائے میرے لئے ایک انچ بھی ادھر ادھر ہونا جائز نہیں۔ کیونکہ میرے لئے

اسلام نے ایک حد مقرر کردی ہے

وہ کہتا ہے تم ایک انچ بھی ادھر ہوئے تب بھی کافر ہوجاؤگے اور ایک انچ ادھر ہوئے تب بھی کافر ہوجاؤگے۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اسلام کو بھی قائم رکھیں اور کمیونزم کے خطرہ کو بھی دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور یہ چیزیں ایسی ہیں جن پر نئے زاویہ نگاہ سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے نئے افکار اور نئی جدوجہد کی ضرورت ہے اگر ہم اس غرض کے لئے اپنی کوششوں کو صرف نہیں کریں گے تو گو اسلام کی فتح پھر بھی یقینی ہے۔ مگر ہماری شکست میں کوئی شبہ نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ بعض اور لوگوں کو کھڑا کردے گا۔ جو اس کے دین کے لئے قربانیاں پیش کریں گے۔ اور ہم اس کی مدد اور نصرت سے محروم ہوجائیں گے حالانکہ ایک مومن کے لئے جہاں یہ امر خوشی کا موجب ہوتا ہے کہ اس کا خدا جیت جائے وہاں اگر وہ پاگل نہیں۔ اور اگر اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی سچی محبت پائی جاتی ہے تو وہ یہ بھی خواہش رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ میں بھی جیت جاؤں۔ پس یہ سوال نہیں کہ اسلام کو فتح حاصل ہوگی یا نہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ

میرے ہاتھ سے اسلام کو فتح ہو

اور میرے ہاتھ سے کفر کی موت واقع ہو اگر میرے ہاتھ سے کفر کے دیو شکست کھاجائیں اور اگر میرے ہاتھ سے اس کے بت ٹوٹ جائیں تو میرے لئے اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہوسکتی ہے۔

خان عبدالمجید خان صاحب آف کپورتھلہ کی وفات

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

جیسا کہ الفضل میں چھپ چکا ہے خان عبدالمجید خان صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کپورتھلہ وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خان عبدالمجید خان صاحب موصوف نہ صرف خود ایک نہایت اور سادہ مزاج مخلص صحابی تھے بلکہ ان کے والد بزرگوار خان محمد خان صاحب مرحوم بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم ترین صحابیوں میں سے تھے اور اول درجہ کے مخلص اور فدائی بزرگ تھے جن کے وجود سے کسی زمانہ میں کپورتھلہ کی جماعت کو خاص زینت حاصل تھی۔ کپورتھلہ کی جماعت وہ ممتاز جماعت تھی جسے بڑا امتیاز حاصل تھا اور وہ ایسے افراد پر مشتمل تھی جو اپنے اخلاص اور فدائیت اور نیکی میں خاص شان رکھتی تھی۔ اس جماعت کے تین بزرگ تو خصوصیت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب اور اپنے اخلاص اور محبت میں غیر معمولی طور پر ممتاز تھے۔ یعنی خان محمد خان صاحب (والد خان عبدالمجید خان صاحب مرحوم) اور منشی اروڑا صاحب اور منشی ظفر احمد صاحب۔ اگر میں ان تین بزرگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گرد گھومنے والے چاند اور ستارے کہوں تو ہرگز بے جا نہ ہوگا۔ یہ وہی بزرگ جماعت ہے جن کے اخلاص کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا تھا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ جس طرح یہ دوست دنیا میں میرے ساتھ رہے۔ اسی طرح آخرت میں بھی میرے ساتھ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اور ان کی اولادوں کو اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے آمین والسلام

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ۱۲/۱/۶۳

وقف جدید کو مضبوط کرو

یہ الٰہی تحریک ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے بندے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعہ نافذ فرمائی۔ مبارک ہیں وہ جو بڑھ بڑھ کر اس میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ آپ اس میں شامل ہوں۔ اور اپنے وعدے اضافہ کے ساتھ پیش کریں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری

ماہوار رپورٹ کارگزاری مجالس انصار اللہ بھجوانے کے لئے ہر ماہ کی دس تاریخ مقرر ہے جن مجالس کے زعماء نے ابھی تک ماہ دسمبر ۱۹۶۲ء کی رپورٹ مرکز میں نہیں بھجوائی۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس ماہ کی رپورٹ کارگزاری اپنی اولین فرصت میں مرکز میں بھجوادیں اور آئندہ کے لئے یہ انتظام فرمائیں کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک گزشتہ ماہ کی رپورٹ پہونچ جایا کرے جزاکم اللہ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

نمایاں کامیابی

مکرم محمود احمد صاحب قریشی ولد مکرم محمد اسمٰعیل صاحب معتبر نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے بی۔ اے (اولڈ کورس اسپلیمنٹری امتحان منعقدہ اکتوبر ۱۹۶۲ء میں یونیورسٹی کا نمبر میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کی مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنادے۔

آمین

اپنے دل سے پوچھئے

- الفضل جماعت کا ایک مرکزی اور دینی اخبار ہے۔
- اس کی اشاعت بڑھانا ہر احمدی کا ایک دینی فریضہ ہے۔
- آپ الفضل کی اشاعت کے لئے کیا کچھ کررہے ہیں؟
- اپنے دل سے پوچھئے

(مینیجر الفضل ربوہ)

اسلام ـــــ اور ـــــ مفکّرینِ مغرب

تقریر محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

(آخری قسط)

اسلامی تعلیم کا اعجاز

اسلام کی تعلیم میں بیان کر چکا ہوں۔ اسلام کے نزدیک انسانی توقعات کا آخری اور انتہائی نقطہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ ہی کی طرف تمام سابق انبیاء اپنے اپنے وقت میں اشارہ کرتے چلے آئے ہیں۔

آپ ہی کی وہ تعلیم ہے جس میں تمام پیشوایان مذاہب کو جمع کیا گیا ہے۔ اسی تعلیم میں بنی نوع انسان کی پوری روحانی تاریخ میں ایک ایسا خوبصورت نظم اور ایسی خوبصورت وحدت پیدا ہوتی ہے کہ اسی ایک نظم اور وحدت کے تصور سے دنیا کی تمام کدورتیں دور ہو سکتی ہیں۔ اسی تعلیم نے نسل انسانی کا شرف دلائل سے سمجھایا اور اپنے عمل اور نمونے سے اس شرف کو قائم کیا۔

اسی تعلیم کا اعجاز تھا کہ اسلام اپنے دور اول میں ایسی ایسی قوموں اور ایسے ایسے ملکوں میں گیا اور ان میں پھیل گیا اور ان پر چھا گیا جن قوموں اور ملکوں کا تمدن اور کلچر عربوں کے تمدن اور کلچر سے بہت بڑھ چڑھ کر تھا۔ لیکن اس تمدنی اور کلچرل تفوق نے اسلام کی اشاعت میں کوئی روک نہ ڈالی۔ کیوں؟ اسلئے کہ سچائی سچائی ہے اور سچائی انسانی فطرت کی گہرائیوں میں داخل ہو جاتی ہے، تمدن اور کلچر کی عظمت قوموں کے دماغ میں غرور پیدا کر دیتی ہے۔ اور اسلام کے دور اول میں شام میں اور عراق میں اور ایران میں اور دوسرے ملکوں میں یہی صورت تھی۔ لیکن باوجود اس کے ان ملکوں میں اسلام پھیلا اور ان قوموں اور ملکوں کو روحانی طور پر مغلوب کیا اور ان کے تمدن اور کلچر پر اسلامی رنگ چڑھا دیا الحمد۔ بات کا تکرار اسلام کے دور ثانی میں ہو سکتا ہے۔ بے شک اہل مغرب اس وقت علوم وفنون میں۔ ایجادات میں، معیار بود وباش میں بہت فائق ہیں، اور اس فوقیت سے ان کے دلوں میں غرور بھی ہے اسی وجہ سے وہ اسلام کی سیدھی سادی باتوں کو ماننے اور سمجھنے سے ہچکچاتے ہیں۔ اور اپنے قومی خیالات اور رجحانات کو ـــــ ایسے خیالات اور رجحانات کو بھی جن کی غلطی اُن پر واضح ہو چکی ہوتی ہے۔ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، میں نے مغربی مفکرین کی جو مثالیں دی ہیں۔ اُن سے یہی بات ثابت ہوتی ہے۔ لیکن سچائی کی دلیل اور اس کی کامیابی کی ضمانت سچائی آپ ہے۔ روایات اور تعصبات اور قومی تفاخر اور قسم قسم کی روکیں بے شک ہوں لیکن انسانی فطرت میں دلیل کو ماننے کا زبردست میلان پایا جاتا ہے۔ اور خدا کی رحمتوں میں سے یہ بھی ایک بہت بڑی رحمت ہے کہ مخالف میلان کچھ ہوں سچی دلیل کا اثر قلب پر ضرور ہو کر رہتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مغرب کے افق پر بھی اسلامی سچائیوں کے اعتراف کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ یہی آثار ایک دن سورج بن کر چمکیں گے۔ وہی سورج جس کے مغرب میں طلوع ہونے کی خبر ہمارے زمانے کی اہم ترین خبروں میں سے ایک خبر ہے۔

درخواستِ دعا

ہم آٹھ آدمیوں پر ایک کیس بن گیا ہے جس کی وجہ سے ہم عرصہ چار ماہ سے زیر حراست ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو باعزت بری فرمائے۔ آمین

(شریف احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرونڈی ضلع خیرپور)

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام

ایک خصوصی ادبی محفل کا انعقاد۔ لاہور کے نامور ادیبوں اور شعراء کی شرکت

ربوہ۔ مورخہ ۱۱ جنوری کو چھ بجے شام بزم اردو تعلیم الاسلام کے زیر اہتمام ایک خصوصی ادبی محفل کا انعقاد عمل میں آیا جس میں ادب اردو سے دلچسپی رکھنے والے بعض مقامی احباب اور طلبۂ کالج کے علاوہ لاہور کے بعض نامور ادیبوں اور شعراء نے بھی شرکت فرمائی اسمیں صدارت کے فرائض عبدالصمد صاحب صدر بزم اردو نے ادا فرمائے۔

اس ادبی محفل کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کالج کے ایک طالب علم حافظ محمد سلیم نے کی بعد ازاں کالج کے ایک طالب علم نے تلاوت کردہ آیات کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا بعدہ جمشید مبارز صاحب سیکرٹری بزم اردو نے گزشتہ اجلاس کی روئداد پڑھی۔ اس کے بعد۔ جناب ثاقب زیروی، اور جناب طفیل ہوشیارپوری، جناب ہوش ترمذی، جناب ظہیر کاشمیری، جناب نظر امروہوی جناب کلیم عثمانی اور جناب شرقی بن شائق نے اپنا کلام پیش کیا۔ مقامی احباب میں سے جناب پروفیسر محمد علی صاحب مضطر اور جناب پروفیسر ناصر احمد صاحب پرویز پروازی نے بھی اپنا کلام سنایا۔

مجلس کی کارروائی خوشگوار ماحول میں بہت سنجیدگی ومتانت اور پُروقار طریق پر عمل میں آئی آخر میں بزم اردو کے نگران مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب پرویز پروازی نے مہمان ادیبوں اور دیگر حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور یہ ادبی محفل کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

اصحاب احمد جلد یازدہم

مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے

(از مکرم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب بہاولپور)

اصحاب احمد کی گیارھویں جلد بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے شائع ہو گئی ہے۔ یہ جلد جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے والد بزرگوار حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ ماجدہ رضی کے حالات زندگی پر مشتمل ہے۔

محترم ملک صلاح الدین صاحب ان کتابوں کی تدوین اور اشاعت کے لئے بہت محنت اور جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ یہ کتابیں تاریخ احمدیت کا ضروری حصہ ہیں اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ کا کام دیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک صحبت میں بیٹھنے والوں نے اپنے اندر کیا کیا تبدیلی کی اور دین کے لئے کس کس رنگ میں قربانیاں کیں یہ سبق سیکھنے کے لائق ہے۔

مؤلف کتب ان کی اشاعت کی وجہ سے بہت زیر بار رہتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ان کے بوجھ کو ہلکا کریں اور ان کتابوں کی خریداری کو وسیع کریں تاکہ وہ اس کام کو آگے چلا سکیں۔ موجودہ جلد کی فروخت ابھی تک اتنی کم ہوئی ہے کہ اصل لاگت کا بھی آٹھواں حصہ وصول ہوا ہے۔ جو قابل افسوس ہے دوستوں کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ "م ح"

ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے ضروری اطلاعات

حسب الحکم ڈپٹی کمشنر صاحب ربوہ کی میونسپل حدود میں موٹر گاڑیوں کی انتہائی حد رفتار پندرہ میل (پختہ سڑکوں پر) اور دس میل (کچی سڑکوں پر) مقرر کی گئی ہے۔ احباب سے گزارش کی جاتی ہے کہ اس حکم کی سختی سے پابندی کریں۔

نیز ربوہ کی کچی یا نیم پختہ سڑکوں پر موٹر گاڑیاں چلانے والے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنے پیادہ پا بھائیوں کا بھی خیال رکھیں اور گاڑیاں اتنی تیز نہ دوڑائیں جو بہت زیادہ گرد اڑانے کا موجب ہوں۔ (سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی)

توت کے پودے

اہل ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اب ۱۸ر جنوری ۱۹۶۳ء کو دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے حسب ضرورت توت کے پودے قیمتاً حاصل کئے جا سکیں گے خواہشمند احباب کو چاہیئے کہ توت کی شجرکاری سے پیشتر دو فٹ گہرے اور دو فٹ قطر کے گڑھے کھود کر تیار رکھیں

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

قادیان میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ـــــ مختصر کوائف

(منقول از ہفت روزہ بدر قادیان)

قادیان میں جماعت احمدیہ کے اکہترویں جلسہ سالانہ کے تقریری پروگرام کی روئداد شائع ہو چکی ہے اس کے علاوہ بھی ان مبارک ایام کی دیگر ایسی مصروفیات ہوتی ہیں جن کے بارہ میں بیرونجات کے احباب کو علم حاصل کرنے کا اشتیاق ہوتا ہے ایسے تمام دوست جو باوجود شدید خواہش اور تمنا کے اپنی گوناگوں معذوریوں اور ناگزیر مجبوریوں کے باعث عملی طور پر اپنے محبوب مرکز میں حاضر ہونے سے قاصر رہتے ہیں لیکن دلی توجہ اور کشش کے باعث گویا وہ انہی گلیوں میں چل پھر رہے ہوتے ہیں جن کو ایک وقت پہلے مسیح دوراں اور مہدی آخرالزماں اپنی برکات سے نواز چکا تھا اور اب انہی مقامات سے متعلق باتیں ان دور افتادہ افراد کے لئے روحانی غذا اور دلی سرور کا باعث ہیں ۔

جیسا کہ احباب جانتے ہیں امسال قادیان کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ دسمبر مقرر کی گئیں تھیں تا ایک طرف دور دراز کا سفر کرنے والے اندرون ملک کے احباب ریل کے رعایتی کوپن سے استفادہ کر سکیں تو دوسری طرف پاسپورٹ ہونے کی صورت میں اگر وہ قادیان کے جلسہ کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہوں تو کم سے کم ایام میں ہر دو مقامات کی زیارت کے بعد با آسانی اپنے وطنوں کو لوٹ سکیں چنانچہ مقررہ تاریخوں پر قادیان کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا اور احباب نے اس میں شرکت کی اور بعض کو ربوہ کے جلسہ سالانہ میں بھی جانے کی سعادت حاصل ہو گئی ۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

اس سال پاکستان سے دو سو احباب قافلہ کی صورت میں تشریف لائے جب کہ ان کے علاوہ بھی متعدد افراد انفرادی پاسپورٹ اور ویزا پر تشریف لائے پہلے یہ خیال تھا کہ پاکستانی قافلہ لاہور سے قادیان تک بسوں میں آئے گا جیسا کہ سالہائے ماسبق میں ہوتا رہا لیکن جلسہ کے بالکل قریب ایام میں معلوم ہوا کہ گذشتہ سال کی طرح اب کی بار بھی قافلہ بذریعہ ریل آئے گا اور وہ بھی اس طرح پر کہ ۱۷ دسمبر کی رات امرتسر میں اہل قافلہ قیام کریں گے اور جلسہ کے پہلے روز صبح آٹھ بجے کی گاڑی قادیان پہنچیں گے چنانچہ قافلہ کی سہولت کے لئے چند مستعد درویشان کو ۱۷ دسمبر کی صبح کو ہی امرتسر ضروری انتظامات کیلئے بھیج دیا گیا جبکہ درویشان کی ایک دوسری پارٹی مہمانوں کے لئے شام کا کھانا لے کر پانچ بجے شام کی ٹرین سے روانہ ہوئی

اہل قافلہ کو اسٹیشن امرتسر پر رات کا کھانا پیش کیا گیا اور دیگر ممکن سہولیات کے ساتھ صبح کے وقت دارالامان آگئے ۔

جیسا کہ جلسہ کے تقریری پروگرام کی روئداد سے معلوم ہو جاتا ہے جلسہ سالانہ کے اجلاسات کے بارہ میں اس سال غیر معمولی تبدیلی کی گئی یعنی بجائے اس کے کہ جلسہ گاہ میں دن کے وقت حسب سابق دو اجلاس رکھے جائیں اس سال دن کے وقت جلسہ گاہ میں صرف ایک ہی اجلاس رکھا گیا جو گیارہ بجے سے اڑھائی تین بجے تک جاری رہتا اور دوسرا اجلاس رات کے وقت مسجد اقصےٰ میں ہونا قرار پایا چنانچہ احباب نے دونوں اجلاسات میں پورے ذوق و شوق سے شمولیت کر کے اس نئے تجربہ کو کامیاب بنایا اس تبدیلی سے ایک تو احباب جماعت کو دن کے وقت مقامات مقدسہ میں چل پھر کر زیادہ وقت کے لئے زیارت کرنے اور انفرادی طور پر دعائیں کرنے کا موقعہ ملا دوسری طرف باہم ملاقات کے لئے بھی کافی وقت میسر آگیا ۔

اندرون ملک سے جلسہ کی خاطر رُز سلسلہ میں دور دراز کا سفر کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد جموں کشمیر اور پونچھ کے احباب کی تھی اس کے علاوہ بنگال ۔ اڑلیہ ۔ بہار ۔ آندھرا ۔ میسور کیرالہ ۔ بمبئی ۔ یوپی ۔ مدراس اور دہلی کے احباب بھی کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے اور مجموعی طور پر جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد پندرہ سولہ سو سے متجاوز رہی جبکہ نہ صرف مضافات قادیان بلکہ پنجاب کے دور دراز مقامات سے بھی بعض غیر از جماعت لوگ اور بعض غیر مسلم معززین محض جلسہ سالانہ کی خاطر قادیان تشریف لائے اسی طرح بعض احباب تو بیرونی ممالک افریقہ ۔ عدن ۔ مارشیس سے بھی جلسہ میں شمولیت کی خاطر تشریف لائے ۔

اس سال اگرچہ ہندوستان کے مختلف مقامات سے تشریف لانے والے احباب میں مستورات نسبتاً کم تھیں لیکن پاکستان اور غیر ممالک سے آنے والوں میں مستورات کا تناسب گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تھا باوجودیکہ مقامی طور پر مکانات کی کافی قلت ہے مہمان فیملیز کی علیحدہ رہائش اور ممکن سہولت کی خاطر مقامی درویشان نے اپنے مکانات کے حصے پیش کر کے ایثار و قربانی کا قابل قدر نمونہ دکھایا اور آنے والے مہمانوں کی خدمت و تواضع کے ساتھ اس رنگ میں بھی انہیں سہولت اور آرام پہنچانے کی کوشش کی ۔

یوں تو شروع زمانہ درویشی سے اب تک مسجد مبارک میں روزانہ باقاعدہ باجماعت نماز تہجد ادا کی جاتی ہے لیکن ایام جلسہ میں پنجگانہ فرض نمازوں کے ساتھ نوافل کی اس نماز میں بھی احباب جماعت نے ذوق و شوق سے شمولیت کی اور تہجد کے وقت بھی مسجد میں کافی رونق رہی ـــــ صبح کی نماز کے بعد روزانہ ہی وعظ و تذکیر کا سلسلہ جاری رہا ۔ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی اور مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کے مواعیظ حسنہ سے احباب جماعت مستفید ہوتے رہے ۔

۱۹ دسمبر کو صبح کی نماز کے بعد مسجد مبارک ہی میں زیر صدارت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ذکر حبیب کی روح پرور مجلس کا انعقاد عمل میں آیا پہلے تو جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مولف اصحاب احمد نے احباب جماعت سے مختلف صحابہ کرام کی چیدہ چیدہ روایات سنیں بعدہٗ محترم صاحب صدر نے حاضر الوقت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنی ایک ایک روایت سنانے کی درخواست کی ـــــ یکے بعد دیگرے بزرگ صحابہ کا مخصوص انداز میں اٹک اٹک کر روایات بیان کرنا بڑا ہی پُرلطف اور روح پرور نظارہ تھا جو دیکھنے اور خود سننے سے تعلق رکھتا ہے اسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ـــــ ! صبح کی نماز کے بعد سے شروع ہو کر قریباً آٹھ بجے تک یہ مجلس جاری رہی اور جب برخاست ہوئی تو ہر سننے والا اپنے اندر ایک نئی ایمانی حرارت اور غیر معمولی لذت اور سرور پا رہا تھا اور ہر شخص کی یہ آرزو تھی کہ کاش یہ مجلس کچھ وقت اور قائم رہتی اور ذکر حبیب کا روح پرور سلسلہ زیادہ دیر تک جاری رہتا ۔

دور دراز کا سفر کر کے مرکز سلسلہ میں آنے والوں کی زیادہ تر خواہش یہی ہوتی ہے کہ انہیں ان مبارک ایام میں انفرادی اور اجتماعی دعاؤں میں شرکت اور انقطاع الی اللہ کے زیادہ سے زیادہ مواقع میسر آئیں چنانچہ بحمداللہ تعالیٰ پنجگانہ فرض نمازوں کی ادائیگی ۔ نماز تہجد کے التزام مساجد میں نوافل کی ادائیگی کے ساتھ بیت الدعا میں انفرادی طور پر دعا کرنے والوں کا سلسلہ تو ہر وقت جاری رہا ۔

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش سکندر آباد سے ان کے صاحبزادگان مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب و مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب بذریعہ ریل لائے گئے جس کی تدفین مورخہ ۱۸ دسمبر بروز جمعہ عمل میں آئی ، محترم عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نو بجے صبح جنازہ گاہ میں ایک بڑی تعداد سمیت نماز جنازہ ادا کی ۔

احباب نے باری باری تابوت کو کندھا دیا اور آپ قطعہ صحابہ خاص میں سپرد خاک کئے گئے قبر کی تیاری کے بعد محترم مولانا موصوف نے آخری دعا کرائی اس موقعہ پر بعد میں مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اجتماعی دعا ہوئی جس میں مقامی احباب جماعت کے علاوہ بیرونجات سے تشریف لانے والے جملہ مہمانان کرام نے بھی شرکت کی

۱۸ دسمبر کی شام کو پاکستانی قافلہ کی واپسی تھی کیونکہ ریل کے ذریعہ سفر کی صورت میں رات آٹھ بجے قادیان سے روانہ ہو جانا ضروری تھا تا صبح کے وقت امرتسر سے لاہور جانے والی ٹرین کے ذریعہ اہل قافلہ ۲۲ دسمبر کی مقررہ تاریخ کو بارڈر کراس کر سکیں چنانچہ اہل قافلہ کا سامان خاص انتظام کے ماتحت گڈز پر اسٹیشن پہنچا دیا گیا دس بارہ مستعد درویشان قافلہ کی سہولت اور صبح کا کھانا پیش کرنے کیلئے ساتھ ہی امرتسر گئے اور ٹرین کی روانگی تک وہیں ٹھہرے

حسب سابق امسال بھی احباب جماعت کے قیام کا انتظام اجتماعی طور پر مدرسہ احمدیہ کی عمارت میں تھا لیکن اس سال اس عمارت کا وہ حصہ جسے بورڈنگ کے نام سے پکارا جاتا ہے اس کے خام کمرے گرا کر ان کی جگہ نئی طرز کے پختہ کمرے سات عدد تعمیر کئے گئے تھے جن کے ساتھ دوسری طرف جدید طرز کے فلش سسٹم والے بیت الخلاء تیار کئے گئے اگرچہ ماہ اکتوبر میں غیر معمولی بارشوں کی وجہ سے ان کمروں کی تعمیر میں تاخیر ہو گئی لیکن صیغہ و تعمیرات نے بڑی ہمت کی اور دن رات ایک کر کے اس کام کو اس حد تک پورا کر دیا کہ جلسہ پر تشریف لانے والے معزز مہمان ان میں رہائش پذیر ہو سکیں اور انھیں ہر طرح سے آرام اور سہولت میسر آجائے البتہ کمروں کی تکمیل انشاءاللہ العزیز بعد میں عمل میں آجائے گی چنانچہ جلسہ کی ضرورت تیار شدہ کمرہ جات سے بفضلہ تعالیٰ پوری ہو گئی اور مہمانوں کے قیام میں کسی طرح کی دقت پیش نہیں آئی ، فالحمدللہ علیٰ ذالک

مدرسہ احمدیہ کے ان جدید کمروں کے علاوہ مقبرہ بہشتی کی پختہ چار دیواری کی تکمیل بھی اسی سال عمل میں آئی اس چار دیواری میں علاوہ مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور موصی حضرات کی خوابگاہوں کے بعض اور مقدس یادگاریں بھی ہیں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بڑا باغ جس میں وہ تاریخی مکان ہے جس میں ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے دنوں میں حضور مع خاندان رہائش پذیر رہے اسی کے ساتھ

شمالی جانب وہ نشست گاہ ہے جہاں ایک آم کے پیڑ کے نیچے حضور اپنے خدام کے ساتھ تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ اسی طرح اس باغ کے شمالی حصہ میں وہ مقدس مقام ہے جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جنازہ پڑھا گیا اور اسی جگہ خلافت اولیٰ کی بیعت ہوئی۔ اس حصہ کی نشاندہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زندگی میں کر کے اپنی نگرانی میں اسے محفوظ کروا دیا تھا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

مقبرہ بہشتی کی اس پختہ چار دیواری کے شمال مشرقی حصہ میں ایک بڑا آہنی گیٹ لگایا گیا ہے اس گیٹ سے ایک بڑی سڑک سیدھی جنازہ گاہ کو جاتی ہے جب کہ بڑے گیٹ سے ۱۰۰ فٹ کے فاصلہ سے اسی قدر کشادہ سڑک سیدھی جنوب کی طرف مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چار دیواری تک پہنچتی ہے اس سڑک کو دونوں طرف پھولدار پودوں اور رنگا رنگ کے خوشنما پھولوں کی کیاریوں سے مزین کیا گیا ہے مزار مبارک کی چار دیواری کے شمال میں نصف دائرہ کی شکل میں پلاٹ بنایا گیا ہے اس میں پچیس کے قریب پھولوں کے گملوں کے درمیان قرینے سے رکھے گئے ہیں یہ سب دفتر بہشتی مقبرہ کے مستعد کارکنان کی خاص دلچسپی کے نتیجہ میں بفضل تعالیٰ ایک دلکش منظر پیش کرتا ہے۔

لنگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دونوں وقت تازہ پکا ہوا عمدہ اور سادہ کھانا مہمانوں کی خدمت میں ان کی فرودگاہوں میں پہنچایا جاتا رہا اور مدرسہ احمدیہ میں اجتماعی طور پر کھانا کھلانے کا بھی حسب دستور انتظام رہا۔ ایسے غیر از جماعت اور غیر مسلم معززین جو جلسہ کی دعوت پر جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے تشریف لاتے ان کے لئے ایک الگ خاص کچن کا انتظام تھا جہاں حسب مرتبہ قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا تھا۔

جملہ مہمانان کرام کی تواضع اور مختلف النوع خدمات کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی نگرانی میں مقامی درویشان نے بڑے خلوص و محبت کے ساتھ نہایت جفاکشی اور مستعدی کے ساتھ اپنے مفوضہ امور کو سرانجام دیا اور خود تکلیف اٹھا کر بھی آنے والے معزز مہمانوں کو آرام پہنچانے میں ہر دم لذت محسوس کی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

الغرض اس زمانہ کے ماموراور مرسل کے تخت گاہ میں اسی کی آواز پر لبیک کہہ کر حاضری دینے والوں کی آمد آمد سے اس پاک بستی کا وہ حصہ خاص جو "احمدیہ محلہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جو اس وقت درویشان قادیان کی دنیا یا بلفظ دیگر اکناف عالم میں بسنے والے احمدیوں کی منظور نظر ہے ایک ہفتہ عشرہ کے لئے پھر سے ارض حرم کا نظارہ پیش کر رہی تھی۔ اور مسیح پاک کے ذریعہ دی گئی خبر

یاتون من کل فج عمیق و
یاتیک من کل فج عمیق

کی صداقت کا ایک جیتا جاگتا نشان دکھاتی رہی ——— !! اور دمشق کی مشرقی جانب ایستادہ منارۃ المسیح زبان حال سے ساری دنیا کو مسیح پاک کے الفاظ میں ہمیشہ دعوت دیتا ہے گا کہ

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

اللہ تعالیٰ ہمارے اس روحانی اجتماع کے بہتر نتائج پیدا فرمائے اور ان نیک اثرات کو دیر پا بنائے جو احباب یہاں سے لے کر گئے ہیں۔ آمین۔

(بدر ۱۳ر جنوری ۶۳ء)

گرم کپڑے بنوانے کی بجائے تعمیر مسجد کا ثواب حاصل کر لیا

مکرم شیخ محمد بشیر صاحب آزاد آبادی منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ تحریر فرماتے ہیں:-

" موسم سرما کے لئے گرم کپڑے نہیں خریدے گئے بلکہ پرانے کپڑوں سے گزارہ کیا گیا اور مبلغ ۵/۱۰ روپے قسط اول چندہ مسجد سوئٹزرلینڈ ارسال خدمت کر دیا۔ ... دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بقیہ وعدہ شدہ روپے بھی جلد از جلد ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے "۔

قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم شیخ صاحب موصوف کے اخلاص میں برکت ڈالے اور آپ کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے آمین۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواستِ دعا

محترمہ صفیہ صاحبہ بھٹی زوجہ مکرم نصیر احمد صاحب بھٹی احمد کمرشل کالج کشمیری بازار راولپنڈی سے مبلغ ۲۰/- روپے چندہ برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں:-

" عاجزہ کے خاوند ہو کئی سالوں سے بالکل معذور ہو کر بستر علالت پر پڑے ہیں کے لئے دعا کی درخواست ہے "۔

قارئین کرام سے محترم بھٹی صاحب موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تعزیتی قراردادیں

الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کا یہ اجلاس اپنے عزیز طالب علم بھائی مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب کے والد ماجد مکرم محترم جناب خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب مرحوم و مغفور کی ناگہانی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔

مرحوم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابی جناب حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین احمد صاحب رضؓ کے فرزند تھے جو اپنے اخلاص اور فدائیت کی وجہ سے سلسلہ عالیہ میں ممتاز شخصیت کے حامل تھے مرحوم بڑے علم دوست اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے فلسفہ اور سائنسی علوم سے خاص دلچسپی رکھتے تھے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمادے آپ کے درجات بلند ہوں اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہو۔ آمین۔

۲ ـ الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس اپنے شفیق استاد جناب ملک مبارک احمد صاحب کی والدہ ماجدہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔

مرحومہ بڑی بزرگ خاتون تھیں سارے خاندان کے لئے آپ کا وجود خیر و برکت کا موجب تھا ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(ممبران الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

۳ ـ بعد نماز جمعہ ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت چوہدری غلام احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پاک پٹن منعقد ہوا جس میں حضرت قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ سرحد کی وفات حسرت آیات پر افسوس کا اظہار کیا گیا اور نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پاکپٹن)

چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون ——— اور ——— گولبازار۔ ربوہ

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے حسب ذیل فرمودہ ارشاد کے ماتحت کہ

" چھوٹے تاجر ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیں "

گول بازار ربوہ کے دکاندار احباب مساجد ممالک بیرون میں بطیب خاطر حصہ لے رہے ہیں چنانچہ مکرم ڈار عبدالحی صاحب سیکرٹری مساجد ممالک بیرون حلقہ گول بازار ربوہ مطلع فرماتے ہیں کہ ماہ اپریل ۱۹۶۲ء سے دسمبر ۱۹۶۲ء تک نو ماہ کے قلیل عرصہ میں مبلغ ۵۲-۶۱۶ روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ ہمارے دکانداران حلقہ گول بازار کی تجارت میں اس قدر برکت ڈالے کہ وہ پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے عزیز اموال کو پیش کرنے والے ہوں اور انہیں ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے نوازتا رہے آمین۔ اگر ہر جماعت کے دکاندار حضرات اس امر کے لئے ایک نظام کے ساتھ متفقہ طور پر کوشش فرمادیں تو ایک معقول رقم مرکز میں جمع ہو سکتی ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

ایک طبعی خواہش

محترمہ بیگم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب ایم بی بی ایس۔ چاٹگام مشرقی پاکستان سے تحریر فرماتی ہیں:-

" دل تو چاہتا ہے کہ جس طرح اس مسجد (سوئٹزرلینڈ) کی بنا فرقہ نسواں کی ایک بزرگ و محترم ہستی سے ہوئی اسی طرح اس کی تکمیل بھی ہم مستورات کے ہاتھوں ہو "

جن بہنوں نے حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے اس مسجد کی بنیاد رکھے جانے کو مستورات کے لئے ایک عظیم الشان شرف سمجھا ہے ان کے دل میں طبعاً ایسی خواہش پیدا ہو رہی ہے اور وہ ہر ممکن حصہ اس کی تعمیر میں لے رہی ہیں چنانچہ محترمہ موصوفہ نے اپنی لجنہ اماء اللہ چاٹگام کی طرف سے مبلغ ۱۷۳۰/- روپے برائے تعمیر مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے وعدے ارسال فرمائے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ موصوفہ نیز ان تمام بہنوں کو جنہوں نے مسجد احمدیہ زیورک کی تعمیر میں حصہ لیا ہے ہمیشہ اپنے خاص انعامات سے نوازتا رہے آمین۔

دیگر لجنات اماء اللہ بھی اس نیک نمونہ سے فائدہ اٹھائیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

۴ ـ برادرم ملک عبدالرحمٰن صاحب مالک سنٹرل فلور ملز قصور ایک لمبا عرصہ سے بیمار ہیں اور بیماری کے لمبا ہو جانے کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(ملک ناصر الدین خان لاہور)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• پیرس ۱۴ر جنوری۔ افریقہ کی نو آزاد مملکت ٹوگو میں فوج نے حکومت کا تختہ الٹ دیا ہے اور صدر کو گولی مار دی گئی ہے۔ دو کے سوا تمام وزراء گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ فوج نے تمام اہم سرکاری عمارات پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور سرحدیں بند کر دی گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ نان کمشنڈ افسروں نے یہ انقلاب برپا کیا ہے۔

• کراچی ۱۴ر جنوری۔ کل تمام پاکستان اور آزاد کشمیر میں یوم مسلح افواج تزک و احتشام اور شان و شوکت سے منایا گیا۔ بڑے شہروں میں فوج کے سامان حرب کی نمائش کی گئی اور افواج پاکستان نے اپنی پریڈ اور دیگر کمالات سے لوگوں کو محظوظ کیا۔ مختلف شہروں میں لاکھوں لوگوں نے اپنی فوج کو قریب سے دیکھا اور اسکے حسن کارکردگی اور نظم و ضبط پر خراج تحسین پیش کیا۔

• لاہور ۱۴ر جنوری۔ کنونشن مسلم لیگ کے چیف آرگنائزر چوہدری خلیق الزمان نے کل یہاں موچی دروازہ کے باہر ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے صدارتی نظام حکومت کی پرزور حمایت کی اور ملک میں دوبارہ پارلیمانی نظام حکومت رائج کرنے کے خطرات سے آگاہ کیا۔ آپ نے عوام سے اتحاد و یکجہتی کی اپیل کرتے ہوئے کونسل مسلم لیگ کے ارباب اختیار کو پھر دعوت دی کہ اگر وہ صدارتی نظام حکومت کو تسلیم کر لیں تو میں الگ ہو جاؤں گا۔

• پشاور ۱۴ر جنوری۔ مردان سے تھوڑی دور بس کے ایک خوفناک حادثہ میں تین اشخاص ہلاک اور چوبیس زخمی ہو گئے۔ سات زخمیوں کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ یہ حادثہ موضع نگرانہ کے قریب پیر بابا مردان روڈ پر ہوا۔ زخمیوں کو مردان ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ ان میں دو عورتیں اور ایک بچہ بھی شامل ہے۔

• راولپنڈی ۱۴ر جنوری۔ صدر ایوب بنگالی زبان سیکھ رہے ہیں اس کا انکشاف چیف پارلیمنٹری سیکرٹری الحاج عبداللہ ظہیر الدین عرف لال میاں نے کل یہاں اپنی پریس کانفرنس میں کیا۔ آپ نے کہا کہ قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر محمد افضل چیمہ بھی بنگالی زبان سیکھ رہے ہیں۔

الحاج عبداللہ ظہیر الدین نے بتایا کہ راولپنڈی میں یکم فروری سے بنگالی کی کلاسیں شروع کی جا رہی ہیں جس میں بنگالی زبان مفت سکھائی جائے گی۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے ۔ لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

حسب ذیل کاموں کے لئے تازہ پرسنٹیج ریٹ سربمہر ٹینڈر مبنی بر نظرثانی شدہ شیڈول آف ریٹس مجوزہ فارموں پر جو دفتر ہذا سے ۲۴ر جنوری ۶۳ء کے ۱۱ بجے تک بعوض ایک روپیہ فی کاپی مل سکتے ہیں۔ زیر دستخطی کے پاس ۲۴ر جنوری ۶۳ء کے ½۱۲ بجے تک پہنچ جانے چاہئیں۔ یہ ٹینڈر اسی روز ½۱۲ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔ ½۱۲ بجے کے بعد موصولہ ٹینڈرز قبول نہیں کئے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	اندازاً قیمت بشمول پرسنٹیج	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے پاس جمع کرایا جائے	مدت تکمیل
I	بمطابق حسب ذیل ڈویژنل پلان نمبر W-58 / LHR-1962 کے لئے آر سی سی اپچ ٹینک کی فراہمی۔ ا۔ سی اینڈ ڈبلیو شاپس مغلپورہ میں ۳۰ فٹ اونچے آر سی سی سٹیجنگ پر ۴۰۰۰۰ گیلن کپیسٹی کا ایک ٹینک۔ ب۔ کینال بنک کالونی میں ۳۰ فٹ اونچے آر سی سی سٹیجنگ پر ۳۰۰۰۰ گیلن کپیسٹی کا ایک ٹینک۔ ج۔ سول ہیرکس کے نزدیک ٹیلے کی چوٹی پر ڈارز کالونی جانسن کول ہیرکس، سول ہیرکس اور وہیٹ مین روڈ کالونی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے ۳۰ فٹ اونچے آر سی سی سٹیجنگ پر ۳۰۰۰۰ گیلن کپیسٹی یا ۲۰ فٹ اونچے آر سی سی سٹیجنگ پر ۴۰۰۰۰ گیلن کپیسٹی کے ایک ٹینک کی تعمیر	۱۰۰۰۰۰/- روپے	۴۰۰۰/- روپے	۶ ماہ

II وہ ٹھیکیدار جن کے نام منظور شدہ فہرست پر درج ہیں ٹینڈر دے سکتے ہیں۔ جن کے نام اس ڈویژن کی ٹھیکیداروں کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں انہیں چاہیئے کہ ۲۴ر جنوری ۶۳ء سے پہلے کاغذات اندراج یعنی اپنی مالی حالت اور تجربے سے متعلق سرٹیفکیٹ ہمراہ لا کر اپنے نام رجسٹر کرا لیں۔

III مفصل شرائط و ضوابط نظرثانی شدہ شیڈول آف ریٹس اور پلان دفتر زیر دستخطی میں کسی بھی یوم کار کو دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم یا کسی اور ٹینڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں۔ یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ ۲۴ر جنوری ۶۳ء سے قبل زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداران پرسنٹیج ریٹ پورے ہندسوں میں تحریر کریں۔ کسروں والے نرخ مسترد کئے جا سکتے ہیں۔ ٹینڈر دہندگان کو لیبر اور میٹریل کے لئے نرخ تحریر کرنے چاہئیں۔ اور چاہیئے کہ ٹینڈر داخل کرنے سے پہلے جگہ اور زمین کا معائنہ کر کے کام کی حیثیت کے بارے میں اپنا اطمینان کر لیں۔ ۳۰ فٹ اونچے آر سی سی سٹیجنگ کے ساتھ ۳۰۰۰۰/- گیلن کپیسٹی اور ۴۰۰۰۰/- گیلن کپیسٹی کے لئے نرخ الگ الگ بھی تحریر کئے جا سکتے ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

پنڈت نہرو کی ہٹ دھرمی نے کولمبو کانفرنس کا مشن ناکام بنا دیا

مستقبل قریب میں بھارت اور چین میں مذاکرات کا کوئی امکان نہیں،

نئی دہلی ۱۵ جنوری، بھارتی دار الحکومت کے سیاسی حلقوں کے مطابق لنکا کی وزیر اعظم بندرا نائیکے جو بھارت، چین سرحدی تنازعہ کے پُر امن تصفیہ کے سلسلہ میں چھ غیر جانبدار ملکوں کی تجاویز لے کر نئی دہلی آئی تھیں، ناکام واپس جا رہی ہیں۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی انتظامیہ کونسل کے صدر ونگ کمانڈر علی صبری کل واپس روانہ ہو گئے۔ پنڈت نہرو نے کولمبو کانفرنس کی تجاویز منظور کرنے یا کوئی واضح جواب دینے کے بجائے ان لیڈروں سے کہا ہے کہ یہ تجاویز پارلیمان کے سامنے پیش کی جائیں گی۔ سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ مستقبل قریب میں بھارت اور چین میں مذاکرات کا کوئی امکان نہیں ہے۔ خیال ہے بھارت یہ شرط پیش کرے گا کہ پہلے چین مشرقی لداخ میں اقصائے چین کا علاقہ خالی کر دے۔ کولمبو کانفرنس کی تجاویز کو تا حال صیغہ راز میں رکھا جا رہا ہے۔

جیسا کہ بیشتر سیاسی مبصرین نے پیشین خبر کی تھی بھارت اور چین میں سرحدی تنازعہ کے تصفیہ کے لئے کولمبو کانفرنس کی تجاویز ثمر آور ثابت نہیں ہوئی ہیں۔ پنڈت نہرو نے ان تجاویز کو نہ تو واضح طور پر مسترد کیا ہے اور نہ ہی صاف الفاظ میں تسلیم کیا ہے۔ انہوں نے لنکا کی وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے، متحدہ عرب جمہوریہ کی انتظامیہ کونسل کے صدر علی صبری اور گھانا کے وزیر انصاف سے ملاقاتوں میں صرف یہ وعدہ کیا کہ ان تجاویز کو پارلیمان کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا (یہ اجلاس ۲۱ جنوری کو شروع ہو گا) سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ پنڈت نہرو ان تجاویز کے بارے میں کوئی واضح مؤقف اختیار کر سکتے تھے۔ انہوں نے انہیں پارلیمان میں پیش کرنے کا جو وعدہ کیا ہے اس کا مقصد صرف وقت حاصل کرنا تھا۔ بھارتی وزیر اعظم نے مسئلہ کے تصفیہ کی راہ میں رکاوٹیں اور تاخیر پیدا کرنے کے پرانے حربے استعمال کرنا شروع کر دیئے ہیں حالانکہ برسر اقتدار کانگرس پارٹی نے انہیں اس مسئلہ کے تصفیہ کے سلسلہ میں کلی اختیارات دے رکھے ہیں سیاسی مبصروں کا خیال ہے کہ چین، مشرقی لداخ میں اقصائے چین کا علاقہ خالی نہیں کرے گا کیونکہ یہ علاقہ فوجی اہمیت کا حامل ہے۔ چین نے ۱۹۵۹ء میں جو تجاویز پیش کی تھیں ان میں کہا گیا تھا کہ بھارت مشرقی لداخ میں اقصائے چین کے علاقہ پر چینی قبضہ تسلیم کرے تو چین شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کے علاقہ میں میکموہن لائن کو سرحد تسلیم کر لیگا سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ بھارت، مذاکرات شروع کرنے کے سلسلہ میں یہ شرط پیش کرے گا کہ چین پہلے اس علاقہ کو خالی کر دے۔ چونکہ چین اس علاقہ کو خالی کرنے پر آمادہ نہیں ہو گا اس لئے دونوں ملکوں میں مستقبل قریب میں مذاکرات کا کوئی امکان نہیں ہے۔

انڈونیشیا نے کویت کی خود مختاری تسلیم کر لی

بیروت ۔ ۱۵ جنوری ۔ کویت کے سفارت خانہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ انڈونیشیا نے کویت کو آزاد و خود مختار ملک تسلیم کر لیا ہے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

دعوتِ ولیمہ

مکرم نور الدین صاحب خوشنویس محلہ دار الرحمت غربی ربوہ نے مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۶۳ء بروز جمعرات اپنے فرزند حمید الدین صاحب کاتب روزنامہ الفضل کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے مقامی احباب شریک ہوئے۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔ حمید الدین صاحب کی شادی نصیرہ نزہت صاحبہ بنت چوہدری فضل احمد صاحب مرحوم ساکن مانگٹ اونچے حال کریم نگر اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ کے ہمراہ ہوئی ہے۔

برات مورخہ ۶ جنوری کو ربوہ سے روانہ ہو کر ۷ جنوری کو کریم نگر پہنچی تھی۔ اسی روز مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی نے ان کا نکاح ڈیڑھ ہزار (۱۵۰۰/۰) روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ مورخہ ۸ جنوری کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور برات ۹ جنوری کو ربوہ واپس پہنچی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

تعلیم الاسلام کالج کا پانچواں آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ

۱۷-۱۸-۱۹ جنوری کو اپنی روایتی شان کیساتھ انعقاد پذیر ہو رہا ہے

ربوہ ــــ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا پانچواں آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ ۱۷-۱۸-۱۹ جنوری کو اپنی روایتی شان کے ساتھ انعقاد پذیر ہو رہا ہے۔ اس وقت تک ملک کی تیس نامور ٹیموں کی طرف سے شرکت کی اطلاع موصول ہو چکی ہے۔ امسال اس ٹورنامنٹ کو یہ امتیاز بھی حاصل ہو رہا ہے کہ پہلی بار پاکستان کی قومی چیمپئن پاکستان ائیر فورس چک لالہ کی ٹیم بھی ٹورنامنٹ میں شریک ہو رہی ہے اس لحاظ سے یہ ٹورنامنٹ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قومی چیمپئن شپ کے مقابلوں کے معیار تک جا پہنچیگا۔ کیونکہ قومی چیمپئن اور رنز اپ ٹیم یعنی پولیس دونوں ٹیمیں اس ٹورنامنٹ میں حصہ لے رہی ہیں ــــ جن نامور ٹیموں کی طرف سے اس وقت تک شرکت کی اطلاع موصول ہو چکی ہے ان میں پاکستان ائیر فورس ریلوے۔ پولیس، برادرز لاہور۔ بمبئے سپورٹس کراچی، کراچی یونیورسٹی، ایگریکلچرل یونیورسٹی۔ فرینڈز کلب پشاور اور وائی ایم سی اے لاہور کی ٹیموں کے علاوہ ربوہ کے سات باسکٹ بال کلبوں کی کم و بیش چودہ ٹیمیں شریک ہوں گی۔

امسال بھی گذشتہ کی طرح یہ ٹورنامنٹ لیگ سسٹم پر کھیلا جائے گا۔ اس کے تین مختلف سیکشن ہوں گے۔ کلب سیکشن۔ کالج سیکشن اور سکول سیکشن۔

مجموعی طور پر اس ٹورنامنٹ میں گذشتہ سال سے تقریباً دگنی ٹیمیں شریک ہوں گی۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ سنٹرل امپائرز باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے عہدہ دار اور سلیکشن کمیٹی کے ارکان بھی تشریف لائیں گے اور اس موقع پر ایک ریفریشر کورس بھی منعقد ہو گا۔

ٹورنامنٹ ۱۷ جنوری کو صبح ۹ بجے تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کورٹس میں کھیلا جائے گا۔ روایت کے مطابق گذشتہ سال کی چیمپئن ریلوے ٹیم کے کیپٹن سید جاوید حسن اس میچ کا افتتاح کریں گے۔

نااہل سیاستدانوں کو تخریبی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دی جائیگی

(محمد علی بوگرہ)

راولپنڈی ۱۵ جنوری۔ وزیر خارجہ محمد علی بوگرہ نے کہا ہے کہ اہل سیاست دانوں پر بعض پابندیاں عائد کر دینے کے سلسلے میں حال ہی میں جو آرڈیننس نافذ کئے گئے ہیں وہ محض ایبڈو کے قانون کی ایک کڑی ہیں اور ان کے نفاذ کا مقصد یہ تھا کہ نااہل سیاست دانوں کو چھ سال تک سیاست سے بالکل علیحدہ رہنے پر مجبور کر دیا جائے۔ جناب محمد علی بوگرہ نے کل شام ریڈیو پاکستان سے نشری تقریر میں کہا کہ بد قسمتی سے مارشل لا ختم ہونے کے بعد نااہل سیاستدانوں نے اپنی سرگرمیاں پھر شروع کر دی تھیں اور ایبڈو کے مقصد کے برخلاف انہوں نے عوام کو گمراہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ جناب محمد علی بوگرہ نے اپنی تقریر میں آرڈیننسوں کی وضاحت کی اور ان پر نکتہ چینی کا جواب دیا انہوں نے کہا کہ موجودہ نظام حکومت صدارتی ہے اور عوام اپنے ذہنوں کو اس کے مطابق نہیں ڈھال سکے انہوں نے کہا کہ ایبڈو کے تحت ان سیاستدانوں کے خلاف الزامات لگائے گئے تھے۔ جن کے خلاف بد عنوانی اور اختیارات کے ناجائز استعمال کی شہادتیں دستیاب تھیں ان لوگوں کو الزامات کی صفائی پیش کرنے یا چھ سال تک رضا کارانہ طور پر سیاست سے علیحدہ ہونے کا اختیار دیا گیا تھا۔

لبنان کے وزیر اعظم ۲۵ جنوری کو کراچی پہنچیں گے

کراچی ۱۵ جنوری، لبنان کے وزیر اعظم جناب رشید کرامی ۲۵ جنوری کو کراچی پہنچیں گے آپ دس روز تک پاکستان میں قیام کریں گے۔ پاکستان میں اپنے قیام کے دوران وہ لاہور، پشاور راولپنڈی، ڈھاکہ اور چاٹگانگ بھی جائینگے کراچی کے ہوائی اڈے پر جناب رشید کرامی کے شاندار استقبال کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

آتشبازی کی ممانعت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضلع جھنگ میں دو ماہ کے لئے آتشبازی کی ممانعت کا حکم جاری کیا ہے۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنے والا مستوجب سزا ہو گا۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴